اسینی (Essenes) :حضرت عیسیٰؑ کا ہم عصر یہودی راہبانہ فرقہ

ڈاکٹر احسان الرحمٰن غوری *

The era of Prophet Jesus (pbAh) enjoys a significant status in the history of mankind. There were several sects of Judaism at that time. Among them, Essenes were a sect with a strong law-abiding followings. Initial sources about their history and teachings are famous historians of first century CE: Flavors Josephus, Judaeus Philo and Pliny the Elder. However the discovery of the Dead Sea scrolls opened new vistas regarding the history and teanichings of Essences. The contents of these scrolls contain the basic teachings of this sect. This article intends to throw some light on this significant but long forgotten Jewish sect of first country BCE.

حضرت عیسیٰ کے دورِ حیات میں اہلِ یہود کے تین قابل ذکر فرقے موجود تھے(۱): فریسی (Pharisees)، صدوقی (Sadducees) اور اسینی (Essenes). ۔عہد نامہ جدید میں صرف پہلے دو فرقوں کا تذکرہ موجود ہے۔اسینی فرقے کے ذکر عہد جدید میں اور نہ تالمود میں موجود ہے۔اسینیوں کو بلاشبہ یہودی تاریخ کا ایک معمہ قرار دیا جاتا ہے۔اس فرقے کی مذہبی، سماجی، اور سیاسی معلومات ہمیں مختلف مآخذ سے حاصل ہوئی ہے۔ سب سے اہم مآخذ میں مشہور یہودی مؤرخ جوزیفس (Flavius Josephus) (۲)، اسکندریہ کا یہودی مؤرخ فیلو (Judaeus Philo) (۳)، اور رومی مؤرخ پلائنی (Pliny the Elder) (۴) شامل ہیں۔ان تاریخی شخصیات کے علاوہ دوسرا اہم مآخذ دستاویزاتِ بحیرۂ مردار (Dead Sea Scrolls) ہیں۔

قارئین کی سہولت کے لیے مختصراً دستاویزات بحیرہ مردار کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔ سوتی اور چمڑے کے اوراق پر لکھی گئی یہ تحریریں طوامیر کی صورت لپیٹ کر مٹی کے بڑے مرتبانوں میں محفوظ کردی گئی تھیں۔ یہ دستاویزات ایک اتفاقی واقعے کے نتیجے میں 1947ء میں بحیرہ مردار کے مغربی کنارے پر واقع غاروں سے دریافت ہوئے۔اسی مناسبت سے انھیں Dead Sea Scrolls یا دستاویزاتِ بحیرۂ مردار کہا جانے لگا(۵)۔جس مقام پہ اسینی لوگ آباد تھے اسے قمران کہا جاتا ہے۔

* لیکچرر، شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

یہی وجہ ہے کہ ان دستاویزات کو قمران طوامیر کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ اور جس جماعت نے یہ تحریریں لکھیں انھیں قمران کمیونٹی بھی کہا جانے لگا۔

یہ دستاویزات قریباً ایک ہزار کے قریب دستاویزات ہیں، جن میں سے ایک چوتھائی عہد نامہ قدیم پر مشتمل ہیں۔ ان میں زیادہ تر عبرانی زبان میں لکھی گئی ہیں۔ بہت کم تحریریں آرامی اور یونانی زبان میں ملیں (۶)۔ جدید سائنسی تکنیک (Carbon-14 Testing) اور متنی تنقید کے اصولوں کی روشنی میں ان دستاویزات کا زمانۂ تحریر قریباً تین سو سال ق م سے لے کر پہلی صدی عیسوی کے درمیان بنتا ہے۔ اوران دستاویزات کی یہی قدامت ان کی اہمیت کا اصل سبب ہیں۔ عہد قدیم پر مشتمل تحریروں کے علاوہ بقیہ تین چوتھائی طوامیر اس فرقے یا جماعت کے عقائد، نظریات، رسومات، معاملات اور سماجی حالات سے متعلق ہیں جنھوں نے یہ دستاویزات لکھی تھیں (۷)۔ بہت سے علما کی یہ رائے ہے کہ دراصل یہ فرقہ وہی اسینی فرقہ ہے جن کا تذکرہ پہلی صدی عیسوی کے مؤرخین جوزیفس، فیلو اور پلائنی نے اپنی تحریروں میں کیا ہے۔ اسینیوں کا تعارف پیش کرتے ہوئے اہل علم کو سب سے پہلے جس مسئلے کا سامنا کرنا پڑا وہ اس فرقے کا نام ہے۔

I۔ اسینیوں کی وجہ تسمیہ

لفظ Essene کسی شخصیت کا نام ہے اور نہ ہی کسی علاقے یا قبیلے سے منسوب ہے۔ اس لفظ کے مبدا کے متعلق بھی تا حال کوئی حتمی رائے منظرِ عام پر نہیں آسکی ہے۔ قدیم مآخذ میں اس فرقے کے لیے مختلف نام بیان کیے گئے ہیں۔ مثلاً یہودی مؤرخ جوزیفس نے اس جماعت کو دو الگ ناموں سے موسوم کیا ہے: "Essenoi" اور "Essaioi"۔ مسیحی مؤرخ ایپی فینئس (Epiphanius) نے ان کے لیے Essenoi ہی کا لفظ استعمال کیا ہے۔ فیلو نے ان جماعت کے لیے "Esseni" کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ (۸)۔ یہ اختلاف مزید نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے جب ان اصطلاحوں کے معانی بھی بہت کچھ مختلف ہیں۔ قارئین کی سہولت کے لیے اس بحث کو تین نکات میں سمیٹ کر بیان کیا جاتا ہے:

ا۔ لفظ Essene کا مأخذ عبرانی زبان کا لفظ "etsah' " ہے۔ اس زبان میں یہ لفظ کسی جماعت کا کونسل کے لیے مستعمل ہے۔ دستاویزاتِ بحیرہ مردار میں دستیاب کچھ تحریروں میں یہ نام

مذکور ہے۔(۹)

۲۔ دوسری رائے میں یہ اصطلاح عبرانی زبان کے لفظ 'asah" " سے مأخوذ ہے۔اس سے مراد ہے(کچھ کام) کرنا، یا منظرِ عام پر لانا ہے۔بعض محقق ان الفاظ کی آپس میں نسبت اسینیوں کا قانون وشریعت پر سختی سے کاربند ہونا قرار دیتے ہیں۔(۱۰)

۳۔ اس بابت تیسری رائے یہ ہے کہ لفظ Essene دراصل آرامی زبان کے لفظ "asayya" سے مآخوذ ہے۔اس لفظ کا مطلب ہے طبیب یا دوا دینے والا۔(۱۱)۔اس لفظ کی تصدیق جوزیفس کی ایک تحریر سے بھی ہوتی ہے جس میں اس نے اسینیوں کو طبیب یعنی دواؤں سے علاج کرنے والا بتایا ہے۔(۱۲)

II۔ اسینیوں اور دستاویزات بحیرہ مردار کا باہمی تعلق

مقالے کے اس حصے میں ہماری کاوش ہوگی کہ دستاویزات بحیرہ مردار میں شامل فرقہ وارانہ تحریروں کا اسینیوں کے ان قدیم مآخذ میں موجود معلومات کے ساتھ تقابلی جائزہ لیتے ہوئے اس فرقے کے سماجی و معاشرتی خدوخال کو واضح کیا جائے۔ان کے مابین تطابق کے لیے درج ذیل امور کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے:

۱۔ تعیینِ تاریخ (Chronology)

اسینی فرقے کا تذکرہ جوزیفس نے اپنی کتاب Antiquitties میں دوسری صدی ق م کے وسط کی معروف یہودی رہنما اور مذہبی شخصیت جوناتھن مکابی کے حوالے سے بیان کیا تھا۔(۱۳)۔ جوزیفس اپنے زمانۂ حیات میں اسینیوں کی موجودگی کا بھی تذکرہ کرتا ہے۔زمانہ جدید کی اثری اور تحریری شہادتویں اس حقیقت کی تصدیق کرتی ہیں۔گویا ہم پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ تاریخی لحاظ سے اسینی فرقہ قریباً دوسری صدی ق م کے وسط سے لے کر پہلی صدی عیسوی تک موجود تھا۔

۲۔ مقام بندی (Location)

اسینیوں کی مقام شناسی کے بارے میں سب سے اہم معلومات فیلو نے مہیا کی ہیں۔فیلو اپنی کتاب Every Good Man is Free میں لکھتا ہے:

Nor are Palestine and Syria barren of moral excellence---countries inhabited by a large portion of the most popolous race, the Jews. There are among them people called Essenes, numbering over 4000, and in my judgement so called from theirpiety---though the derivation is not strictly Greek---since they are pre-eminently worshiping servants of God; they do not sacrifice animals, but study to keep their minds in a saintly frame.

In the first place, they reside in villages, shunning town-life on account of the lawless manners of townsfolk, since they are well aware that such associations are as able to infact their souls with incurable disorder as tainted air is to afect their bodies with deadly disease. Some of them till the ground.(۱۴)

فیلو ہی نے اپنی دوسری کتاب Apology for the Jews میں مزید وضاحت سے اسینیوں کے مقام رہائش کا ذکر کیا ہے۔ یہ کتاب اب دستیاب نہیں ہے۔ تاہم مشہور مؤرخ یوزیبئیس (Eusebius) نے تصنیف میں فیلو کی تحریر کردہ مذکورہ کتاب کا اقتباس نقل کیا ہے، جو درج ذیل ہے:

Our Lawgiver has trained to community of living many thousands of disciples, who are called Essenes, because of their holiness, I believe. They dwell in many cities of Judaea and many village, and in large and popolous societies. (۱۵)

دورِ حاضر کے ماہرینِ اثریات نے بحیرہ مردار کے گردونواح میں کئی مقامات دریافت کیے ہیں جن کے بارے میں امکان ہے کہ اسینی لوگ ان مقامات پر آباد رہے ہوں گے۔ ان میں سب سے معروف کھنڈرات قمران (Qumran) کے مقام پر دریافت ہوئے۔ قمران کے علاوہ وادیٔ مربعات (Wadi Murabba'at)، وادی عین الغویر (Wadi 'Ein-Ghweir)، خربۃ میرد (Khirbat Mird) وغیرہ زیادہ معروف ہیں۔

۳۔ معاشرتی زندگی اور رسومات (Communal Life and Practice)

پہلی صدی کے مذکورہ صدر مؤرخین کی اسینیوں سے متعلق بیان کردہ معلومات اور دستاویزات

بحیرہ مردار سے دستیاب شدہ تحریروں میں مذکور فرقے کی سماجی زندگی سے متعلق تفصیلات اور رسوم و رواج کے درمیان بہت مماثلت ہے۔اس حوالے سے دستاویزات بحیرہ مردار میں سب سے زیادہ معلومات افزا دستاویزات دو ہیں: سماجی ضابطہ (Rule of Community 1QS) اور دستاویزات دمشق(Damascus Documents) ۔

(الف): اسینی جماعت میں شمولیت

ان ضوابط میں سب سے ابتدائی معاملہ اسینی جماعت میں شمولیت کا ضابطہ ہے۔اس ضمن میں Rule of Community(1QS vi.13-23) میں بیان کردہ تفصیلات سب سے زیادہ جامع ہیں۔ Rule of Community میں ایک طویل حصہ (1QS vi. 13-23) اسینی جماعت میں شمولیت کے قوانین وضوابط کی بابت موجود ہے۔(۱۶) اس حصے میں بیان کردہ معلومات اور جوزیفس کی فراہم کردہ تفصیلات میں بہت زیادہ مماثلت ہے۔مثلاً ہر اسینی کے لیے لازمی طور پر ایک مخصوص مدت کے لیے جماعتی زندگی سے باہر وقت گزارنا، جماعت میں شمولیت کے بعد ابتدائی دو سال بطور مبتدی گزارنا، ہر اسینی کا مشترک کھانے میں شرکت اور اسینی جماعت میں مکمل طور پر شمولیت سے پہلے ایک حلف اٹھانا۔(۱۷) یہودیت کی تاریخ میں کسی بھی ایسے فرقے یا جماعت کا تذکرہ موجود نہیں جس میں شمولیت کے لیے مذکورہ بالا شرائط کی پابندی لازم ہو۔اس طرح کی تفصیلی شرائط صرف اسینیوں کے بارے ہی میں ملتی ہیں۔

(ب): اجتماعی نظم اور امیر کی اطاعت(Organization & Obedience to Authority)

جوزیفس اپنی تاریخ میں اسینیوں کی جماعت میں موجود عہدوں اور ان عہدے داروں کی اطاعت سے متعلق بہت اہم معلومات فراہم کی ہیں۔(۱۸) دستاویزات بحیرۂ مردار (1QS v. 2-3) میں بھی قریباً یہی معلومات درج ہیں۔مزید برآں 1QS v. 23, vi. 2, 252 میں جماعت کے اعلیٰ عہدے داروں کی اطاعت پر خصوصی گفتگو کی ہے۔ (۱۹)

(ج): اشتراکی طرزِ زندگی (Communal Life)

اسینیوں کی سماجی زندگی کی ایک اہم ترین خصوصیت یہ تھی کہ ان کے کسی بھی رکن کی املاک اور

اشیا اس کی ذاتی ملکیت کی حیثیت نہیں رکھتی تھی، بلکہ تمام معاشرے کی مشترکہ میراث تھی۔ غالباً اشتراکیت (Communism) کی یہ سب سے اولین مثال ہے جو معلوم تاریخ سے ہمیں ملتی ہے۔ قمران سے دستیاب تحریروں میں ان کی اس صفت کے متعلق خاطر خواہ معلومات مندرج ہیں۔ 1QS i.11-12, v.1-2, vi.17-22 میں اسینی افراد کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ اس جماعت میں داخل ہونے سے بیشتر ہر فرد کو اپنی تمام جائیداد ان کے حوالے کرنا لازم ہوتا تھا۔(۲۰) جوزیفس لکھتا ہے کہ اسینیوں کی تمام املاک سارے افراد کی مشترکہ میراث ہوتی تھی۔ نہ کوئی بہت غریب تھا اور نہ ہی بہت امیر۔(۲۱) فیلو کے بقول کسی ایک فرد کا گھر اس کا اپنا نہ تھا کیونکہ ہر اسینی شخص کو اسے استعمال کرنے کا اختیار حاصل تھا۔ باہر سے آنے والوں کے لیے بھی ان کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے۔ اس ضمن میں جوزیفس مزید لکھتا ہے کہ میزبان اپنے مہمان کے لیے گھر کی تمام اشیا پیش کر دیتا اور گہرے دوستوں کی طرح اس کا خیال رکھتے۔(۲۲)۔ قمران کھنڈرات سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تمام اسینی افراد اپنی اشیا کو ایک مشترک جگہ پر محفوظ کرتے تھے۔

(د): اسینیوں کا پیشہ اور روزمرہ زندگی

جوزیفس کے بقول اسینی کاشت کاری کو زیادہ پسند نہیں کرتے تھے۔ البتہ فیلو لکھتا ہے کہ کچھ اسینی کاشت کاری کرتے تھے، بعض مویشی چراتے اور کچھ نے شہد کی مکھیاں پال رکھی تھیں۔ چند افراد ایسے تھے جو دستکاری کے شعبے سے منسلک تھے۔ فیلو کا بیان ہے کہ تمام پیشہ ور افراد اپنی کمائی ایک خازن کے پاس جمع کروا دیتے۔ وہ خازن اس رقم سے تمام ضرورت کی اشیا خرید لاتا۔ جوزیفس ان خازنوں کے لیے Stewards کا لفظ استعمال کرتا ہے، اور لکھتا ہے کہ یہ سٹیورڈز لازمی طور پر مذہبی رہنما ہوتے تھے۔(۲۳)

اسینیوں کا یہ معاشرہ اپنی قناعت پسندی پر خوش اور مطمئن تھا۔ پر تعیش زندگی کو یہ لوگ جسم اور روح دونوں کی بیماری تصور کرتے تھے۔ یہی انداز ان کے لباس میں بھی نمایاں تھا۔ اگر کوئی ایک شخص بیمار ہو جاتا تو تمام افراد اس کی تیمارداری کرتے اور اخراجات بھی مشترکہ آمدنی میں سے ادا ہوتے تھے۔ بزرگ افراد کو بہت عزت و احترام کا درجہ دیا جاتا تھا۔ بزرگ افراد بھی بچوں کے ساتھ بہت شفقت کے ساتھ پیش آتے۔

(۵): تجرد پسندی اور شادی کا رجحان

عورتوں سے احتراز اور تجرد اس فرقے کی ایک اہم خصوصیت کے طور پر بیان کی جاتی ہے۔ تقریباً تمام مؤرخین اور دستاویزات بحیرہ مردار کے مطالعہ سے یہی تاثر سب سے پہلے قارئین کے ذہنوں میں جاگزیں ہوتا ہے۔لیکن یہ سوال بھی قاری کے ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ شادی سے احتراز کے باوجود ان کی نسل تقریباً دو،اڑھائی سو سال تک کیسے چلی؟ اس سوال کا ایک جواب تو پلائنی اور فیلو نے یہ دیا ہے کہ اس معاشرے میں شامل ہونے والے افراد کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ چنانچہ لوگ دوسرے علاقوں سے اس فرقے میں شمولیت اختیار کرتے اور یہیں بس جاتے تھے۔اس کے علاوہ بعض افراد اپنے بچوں کو خصوصی طور پر بھی اس معاشرے میں تربیت کی غرض سے بھیج دیتے تھے۔ اور بعض بچوں کو متبنیٰ بنا لیتے اور پھر انھیں اپنی زیرنگرانی اس طریقے سے پرورش کرتے کہ یہ بچے بھی سختی سے انھی عقائد کی پیروی کرنے لگتے۔ بعض علما کی رائے ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بھی اپنا بچپن اسی معاشرے میں تربیت پا کر گزارا۔ اتفاق کی بات یہ ہے کہ ان دونوں انبیا کرام نے ساری زندگی شادی نہیں کی۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے حوالے سے تو قرآن عظیم میں یہ شہادت موجود ہے کہ آپؑ عورتوں کی طرف رغبت نہیں رکھتے تھے اور اپنی نفسانی خواہشات پر بہت زیادہ قابو پانے والے شخص تھے۔سورۃ آلِ عمران میں ارشاد ہوا کہ:

اِنّ اللہَ یُبَشِّرُکَ بِیَحییٰ مُصَدِّقاً م بِکَلِمة منَ اللہِ و سیِّداً وّ حصوراً و نبیّاً من الصّٰلحین. (۲۴)

اس آیت میں لفظ حصورا توجہ طلب اصطلاح ہے۔امام راغب لکھتے ہیں کہ حصورا کے معنی ہیں عورتوں سے رغبت نہ رکھنے والا۔(۲۵)

جوزیفس وہ واحد مؤرخ ہے جس نے اس معاشرے میں شادی کے رواج کا ذکر کیا ہے۔اس کے بقول اس معاشرے میں ایک طبقہ ایسا بھی تھا جس نے شادی کی۔ اس بات کی تصدیق اس قبرستان سے بھی ہوتی ہے جو قمران کے نواح میں دریافت ہوا اور ان میں سے بعض قبروں میں عورتوں کے ڈھانچے بھی پائے گئے۔تاہم وہ لکھتا ہے کہ ان کے بعض افراد کی شادی کرنے کی اصل وجہ ان کے نزدیک لذت کا حصول نہ تھا بلکہ اپنی نسل کو آگے بڑھانا تھا۔ جس عورت کو شادی کے لیے منتخب

کرتے اسے تین سال کے آزمائشی دور سے گزرنا پڑتا تھا۔اس آزمائش میں پورا اترنے کے بعد اس سے شادی کی جاتی تھی۔(۲۶) سماجی ضابطے اور دستاویزاتِ دمشق میں بھی ایسے گروہ کا ذکر ملتا ہے جن میں عورتیں اور بچے شامل تھے۔اس کے علاوہ عورتوں اور بچوں کے ڈھانچے اس بات کا ثبوت ہیں کہ ان میں ایک گروہ ایسے لوگوں کا بھی تھا جو شادی کرتے تھے۔

(۵) رسوم و آداب (Rituals)

جوزیفس کے بقول اسینی فرقے کے لوگ صفائی و نظافت کا بے حد خیال رکھتے تھے۔ ماہرین اثریات نے قمران میں سات بڑے حوض دریافت کیے ہیں۔ان حوضوں میں سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں جو غالبًا نہانے اور صفائی کی غرض سے استعمال ہوتی تھی۔ دستاویزاتِ بحیرہ مردار میں شامل دو اہم ترین دستاویزات Rule of Community (e.g IQS v.13-4) اور دستاویزات دمشق (CD x1. 21-22) کے مختلف حصوں میں نظافت اور صفائی کے حوالے سے تفصیلی ہدایات درج کی گئی ہیں۔ البتہ جوزیفس کا بیان ایک حوالے سے ان سے اختلاف۔جوزیفس مزید لکھتا ہے کہ اسینی لوگ تیل کے استعمال اسے اجتناب برتتے تھے۔(۲۷) یہی بات دستاویزات دمشق میں ایک دوسرے پیرائے میں بیان ہوئی ہے ان دستاویزات میں درج ہے کہ تیل ناخالص اور آلودہ شئے ہے۔چنانچہ اس کا استعمال بھی ممنوع ہے۔(۲۸)

جوزیفس نے اسینیوں کے روزمرہ کے آداب میں ایک بہت ہی اہم رسم یعنی ان کے مشترک کھانے کا بطورِ خاص ذکر کیا ہے۔ جوزیفس نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے کہ اسینی فرقے کے افراد تینوں اوقات میں اکٹھے مل کر کھانا کھاتے تھے۔اور کھانے سے پہلے مشترکہ دعا پڑھی جاتی تھی۔ اثریاتی ماہرین نے قمران کے کھنڈرات میں سب سے بڑے مشترکہ کمرے کے بالکل ساتھ ایک ایسا کمرہ دیکھا ہے جس میں ایک ہزار سے زیادہ برتن موجود تھے۔ Rule of community میں بھی درج ہے کہ They shall eat together and they shall bless tegether. (IQS vi.2-3) (۲۹)

قربانی کی رسوم کی بابت جوزیفس کی بیان کردہ معلومات دستاویزات بحیرہ مردار میں درج بیانات سے زیادہ واضح اور مربوط ہیں۔اسی طرح قانون کی پاسداری اور یوم السبت کی پابندیوں

کے بارے میں جوزیفس اور دستاویزات بحیرہ مردار کے مابین بہت سی باتیں مشترک ہیں۔(۳۰)

مذکورہ صدر گفتگو میں ہم نے کوشش کی ہے کہ پہلی صدی عیسوی کے مؤرخین اور تقریباً اسی دوران ضبطِ تحریر میں لائی جانے والی دستاویزات کے مابین موافق نکات کا احاطہ کیا جا سکے۔ تاہم ان دستاویزات کی متعدد تحریروں پر تحقیق کا کام ہنوز جاری ہے۔ چنانچہ حال ہی میں منظر عام پر آنے والی ایک تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ دستاویزات میں شامل ایک تحریر (4Q394-399) Miqtsat Ma'asei he torah کے تفصیلی مطالعے کے نتیجے میں ماہرین نے یہ رائے قائم کی ہے کہ ان دستاویزات کو لکھنے والے دراصل صدوقی فرقے کا ایک گروہ تھا۔ (۳۱)

جب تک معلومات مکمل طور پر منظر عام پر نہیں آجاتی کسی قسم کی حتمی رائے قائم کرنا تحقیق کے مسلمہ اصولوں سے انحراف گردانا جاتا ہے۔اپنی اس حقیر کاوش میں ہم نے دستیاب وسائل وحقائق کی روشنی میں اس نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ہم عصر ایک راہبانہ اور شریعت کا سختی سے کاربند فرقہ موجود تھا۔اس ضمن میں ایک اور اہم حقیقت یہ ہے کہ اسینیوں کی تیار کردہ عہد نامہ قدیم کی تحریریں کئی مقامات پر متداول عہد نامہ قدیم سے ہم آہنگ بھی ہے۔ البتہ کچھ مقامات میں کافی اختلاف بھی موجود ہے۔ ہم نے اس مقالے میں اپنی توجہ اس فرقے کے عقائد، عبادات، رسوم اور رہن سہن تک محدود رکھا ہے تا کہ دستاویزاتِ بحیرۂ مردار سے دستیاب عہد نامہ قدیم اور متداول عہد نامہ قدیم کا بہتر انداز میں موازنہ کیا جا سکے اور ان افراد اور حالات کا جائزہ لیا جائے جنھوں نے ان اہم دستاویزات کو ضبطِ تحریر میں لایا اور ان پر ہدایات سختی سے عمل پیرا رہے۔اس ضمن میں نئی تحقیق منظرِ عام پر آتی رہتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ سرِ دست کسی حتمی رائے تک پہنچنا محال ہے۔تاہم اب تک کی تحقیق کے مطابق زیادہ تر محققین اور اہل علم کی رائے میں یہی وہ فرقہ ہے جن کا تعارف پہلی صدی عیسوی کے مؤرخین نے اسینیوں کے نام سے کیا ہے۔راقم کی رائے میں بھی یہی رائے زیادہ قرین قیاس ہے۔

حواشی

۱۔ ذیل میں مذکوران نمایاں تین فرقوں کے علاوہ بھی ارضِ فلسطین اور مشرقِ وسطیٰ کے دیگر خطوں میں دوسرے قدرے کم معروف فرقے بھی موجود تھے، مثال کے طور پر سامری(Samaritans)، زیلوٹس(Zealots)، سیکاری (Sicarii) وغیرہ۔ تاہم اہلِ یہود کی خاطر خواہ تعداد مذکورہ صدر تین فرقوں کی پیروکار تھی۔

۲۔ اسینیوں سے متعلق سب سے تفصیلی معلومات کا منبع جوزیفس ہے۔ اس کا عرصۂ حیات قریباً 37ء تا 100ء ہے۔ اس کی دو تحریریں بہت معروف ہیں: پہلی کتاب کا عنوان "The Jewish War" اور دوسری کتاب کا نام "Jewish Antiquities" ہے۔ اس نے تیرہ مقامات پر اسینیوں کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ سولہ سال کی عمر میں اس نے اسینیوں کے درمیان کچھ عرصہ گزارا ہے۔ (Encyclopedia Judaica, s.v. 'Flavius Josephus', CD-ROM Edition, Judaica Multimedia Ltd, Israel, 1997.)

۳۔ قدیم مصر کے شہر اسکندریہ میں تیسری صدی ق م سے ہی کثیر تعداد میں یہودی آباد ہو گئے تھے۔ فیلو کا تعلق بھی اسکندریہ کے یہودی گھرانے سے تھا۔ اس کے عرصۂ حیات کے متعلق کوئی واثق رائے تو دستیاب نہیں ہو سکی ہے تاہم اس کی دو تحریری کاوشوں کے متعلق محققین نے کافی معلومات مہیا کر لی ہیں۔ یہ تحریریں قریباً 40ء سے قبل لکھی جا چکی تھیں۔ اس کی پہلی کتاب کا نام "Every Good Man is Free" ہے اور دوسری کتاب کا عنوان "Hypothetica" ہے۔ (Encyclopedia Judaica, s.v. 'Philo Judaeus')

۴۔ اس رومی مؤرخ کی مشہور کتاب کا عنوان "Natural History" ہے۔ اس کتاب کے ایک حصے میں اس نے اسینیوں کا تذکرہ کیا ہے۔ مزید برآں اس نے اُن علاقوں کی بھی نشاندہی کی ہے جہاں اسینی آبادیاں موجود تھیں۔ (Encyclopedia Judaica, s.v. 'Pliny the Elder')

۵۔ F. F. Bruce, Second Thoughts on the Dead Sea Scrolls, W. M. B. Eerdmans Pub. Co. Michigan, 1956, p.16

۶۔ F. M. Cross, Ancient Library of Qumran and Modern Studies, Anchor Press, New York, 1961, p. 51

۷۔ Pictorial Biblical Encyclopedia, McMillan, New York, 1964, p. 254

۸۔ Encyclopedia Of the Dead Sea Scrolls, s.v. 'Essenes' by Todd S. Beall, Oxford University Press, NewYork, 2000, 1:262

۹۔ Enc. Of the Dead Sea Scrolls, s.v. 'Essenes' by Todd S. Beall, 1:263

۱۰۔ Ibid., 1:263

۱۱۔ G. Vermez, Dead Sea Scrolls in English, Penguin Books, London, 1962, p. xxxii

۱۲۔ Flavius Josephus, 'Jewish War' in The Works of Flavius Josephus, Tr. William

Whiston, Book II: Chapter VIII, D. LotthRop & Co., n.d., p. 597.

۱۳۔ F. Josephus, 'Antiquitties', XVIII:I, p. 471

۱۴۔ Judaeus Philo, The Works of Philo, Tr. C. D. Yonge [CD-ROM], AGES Software, 1999, 343

۱۵۔ Enc. of Religion And Ethics, T & T Clark, Edinbrough,1974, 5:397

۱۶۔ Florentino Martinez, The Dead Sea Scrolls Translated, E. J. Brill, Leiden, [CD-ROM Ver]. 2000.

۱۷۔ Enc. of the Dead Sea Scrolls, I:265

۱۸۔ Flavius Josephus, 'Jewish War' in The Works of Flavius Josephus, Tr. William Whiston, Book II:Chapter VIII, p. 601.

۱۹۔ Enc. of the Dead Sea Scrolls, I:265

۲۰۔ Florentino Martinez, The Dead Sea Scrolls Translated.

۲۱۔ 'Jewish War' in The Works of Flavius Josephus, Book II: Chapter VIII, p. 597.

۲۲۔ The Interpreter's Dictionary of the Bible, Abingdon Press, New York, 1985, 2:147

۲۳۔ Ibid., 2:147

۲۴۔ الِ عمران ۳:۳۹

۲۵. راغب اصفہانی، مفردات القرآن، ص۲۳۹۔۲۴۰

۲۶۔ The Jewish War, 2:600

۲۷۔ The Jewish war, 2:123

۲۸۔ Enc. of the Dead Sea Scrolls, I:266

۲۹۔ Florentino Martinez, The Dead Sea Scrolls Translated,

۳۰۔ Enc. of the Dead Sea Scrolls, I:266

۳۱۔ Ibid., I:267

****